مترجم اردو
جامع ترمذی
از تالیف
یگانہ زماں علامہ دوراں مولانا بدیع الزماں
ناشر: ضیاء الحسن پبلشرز
ملنے کا پتہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

از تالیف

یگانہ زمان علامہ دوراں مولانا بدیع الزمان

برادر علامہ وحید الزمان

ناشر ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ
اردو بازار
لاہور پاکستان

نام کتاب ______ جامع ترمذی

مؤلف ______ امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ______ علامہ بدیع الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد ______ اوّل

صفحات ______ ۸۶۸ / ۲/۱-۱۰۸ کاپیاں

تعداد ______ ۴۰۰

بار ______ اوّل

تاریخ اشاعت ______ اپریل ۱۹۸۸ء

ناشر ______ ضیاء احسان پبلشرز

تصحیح و تہذیب ______ عبدالصمد ریالوی

قیمت مکمل ______

مطبع ______

کتابت الفرید

فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

اسے عید گاہ میں پھر جب لگے اس کو پتھر بھاگا وہ پھر پکڑ لیا گیا اور پتھروں سے مارا گیا یہاں تک کہ مر گیا سو فرمایا اس کے حق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ خیر اور نماز جنازہ نہیں پڑھی اس پر۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ اقرار کرنے والا زنا کا جب اقرار کرے اپنی ذات پر زنا کرنے کا چار بار تو ماری جاوے اس پر حد اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا جب ایک بار اقرار کرے تو اس پر حد ماری جاوے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور دلیل ان کی ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ دو مرد جھگڑا لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو ایک نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے نے زنا کیا ہے اس کی عورت سے اور یہ حدیث بہت دراز ہے اور فرمایا یعنی اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کو جا اے انیس اس عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے تو پتھر مار اس کو اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار بار اقرار کرے تو پتھر مارنا یعنی اگر چار بار اقرار ضرور ہوتا تو حضرت یہی فرماتے مترجم کہتا ہے جو شخص رجم سے مارا جاوے اس پر نماز جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہے اور بعض روایتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا بھی آیا ہے اور بعضوں میں نہ پڑھنا بھی مروی ہے اور یہی وجہ اختلاف ہے۔ اور مکروہ جانا ہے امام مالک نے اور امام احمد نے کہا کہ نماز نہ پڑھے۔ اس پر امام اور اہل فضیلت اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیر ہما کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جاوے اس پر اور ان پر جو اہل لا الٰہ الا اللہ ہیں اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہوں اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی اسی طرح آیا ہے کذا فی مشکوٰۃ شریف

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُشْفَعَ فِي الْحَدِّ

باب اس بیان میں کہ حدود میں شفاعت کرنا مکروہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ قریش کو فکر ہوئی ایک عورت مخزومیہ کی جس نے چوری کی تھی سو کہنے لگے کون بات کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سفارش کے لیے سو کہا ان لوگوں نے کوئی جرأت رکھتا ہے اس امر کی مگر اسامہ بیٹے زید کے جو دوست ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر شفاعت کی اسامہ نے حضرت سے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا شفاعت کرتا ہے تو حد میں اللہ تعالیٰ کی حدوں سے پھر کھڑے ہوئے آنحضرتؐ اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ بیشک ہلاک ہوئے وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی شریف اس کو چھوڑ دیتے تھے اور جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی غریب قائم کرتے تھے اس پر حد اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے۔ تو بے شک کاٹوں میں اس کا ہاتھ

---

[1] یا جہاں نماز جنازہ پڑھتے ہوں۔ ۱۲ منہ [2] نووی نے کہا مرد کو کھڑا کر کے حد ماریں اور عورت کو بٹھا کر اور گڑھا کھودنا عورت کے لیے اور اس میں بٹھا کر حد مارنا جائز ہے کہ اس میں ستر زیادہ ہے ۱۲۔

ف اس باب میں مسعود بن عجماء سے روایت ہے اور ان کو ابن اعجم بھی کہتے ہیں اور ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔
حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ
باب رجم کے ثبوت میں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَإِنِّي خَائِفٌ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ الِاعْتِرَافُ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے تحقیق اللہ نے بھیجا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ اور اتاری ان پر کتاب اور اس میں جو اتارا ان پر آیت رجم بھی تھی اور رجم کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہے ہم نے ان کے بعد اور میں ڈرتا ہوں کہ جب زمانہ دراز لوگوں پر گزر جاوے تو کوئی کہنے والا کہنے لگے کہ ہم تو آیت رجم کی نہیں پاتے کتاب میں اللہ تعالیٰ کے اور گمراہ ہو جاویں ایسے فرض چھوڑ دینے کے سبب سے کہ اس کو اتارا ہے اللہ تعالیٰ نے آگاہ ہو کہ بے شک رجم ضرور ہے اس پر جو زنا کرے جب وہ محصن ہو اور جو گواہ کھڑے ہو جاویں اس پر گناہ یا ہووے حمل یعنی اس عورت کو کہ جس کا شوہر نہ ہو یا خود وہ اقرار کرے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَجِيءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُونَ بِهِ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رجم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ابو بکر نے اور رجم کیا میں نے یعنی زانی محصن کو اور اگر میں مکروہ نہ جانتا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ زیادہ کرنے کو تو لکھ دیتا رجم کی آیت میں اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ آویں کچھ قومیں اور نہ پاویں رجم کو کتاب اللہ میں پس منکر ہو جاویں اس سے۔

ف اس باب میں علی سے بھی روایت ہے، حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عمرؓ سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ
باب اس بیان میں کہ رجم محصن پر ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ سنا انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور زید بن خالد اور شبل سے کہ وہ سب تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئے دو مرد لڑتے ہوئے اور کھڑا ہوا ایک حضرتؐ کے پاس ان میں کا اور عرض کیا کہ قسم دیتا ہوں میں آپؐ کو یا رسول اللہ اس بات پر کہ فیصلہ کر دو آپؐ ہمارے بیچ میں کتاب اللہ کے موافق اور بول اٹھا مدعی اس کا اور وہ تھا اس سے زیادہ سمجھ دار ہاں